Digitized by Khilafat Library Rabwah

کبھی نہ بھولنا کہ جب تک اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں

اللہ تعالیٰ کی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی سے ہی ملتی ہے

ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی استعدادوں کی نشوونما کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دے

جماعت احمدیہ گھانا کے ۵۴ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

گھانا (مغربی افریقہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ داری خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہے۔ اور دوسرا فرض اور ذمہ داری انسان سے متعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت ہائے احمدیہ گھانا مغربی افریقہ کے ۵۴ ویں جلسہ سالانہ پر ایک خصوصی پیغام دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یہ جلسہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ جنوری ۱۹۸۰ء کو گھانا کے دارالحکومت سالٹ پانڈ میں سمندر کے کنارے کھلی فضا میں ناریل کے درختوں کے سائے میں منعقد ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ احباب جماعت کبھی اس بات کو نہ بھولیں کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہ ہو ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دوسرا فرض یہ ہے کہ تم لوگ بنی نوع انسان کی بہبودی اور بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ اور آپ کے تمام اعمال اسی مقصد کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔

یہ پیغام گھانا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب بن آدم نے ربوہ جاکر خود حضور سے حاصل کیا تھا۔ اور انہوں نے ہی یہ جلسہ کے آغاز میں پڑھ کر سنایا۔ پیغام سنکر احباب جماعت نے اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگائے۔

اس پیغام کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میں اس موقعہ پر آپ کو ان عظیم ذمہ واریوں کی طرف جو ایک مسلمان احمدی ہونے کے لحاظ سے آپ پر عائد ہوتی ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ اور تاکید کرتا ہوں کہ آپ ان ذمہ واریوں کو اخلاص محنت اور استقامت سے ادا کریں۔

آپ کی سب سے پہلی اور اہم ذمہ واری خدا تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اپنے خالق کے لئے انکساری اختیار کرو، اور قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرو۔ اور کبھی اس بات کو نہ بھولنا کہ جب تک اللہ تعالیٰ ہم سے راضی نہ ہو۔ ہماری زندگیاں بے مقصد ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور استقلال کے ساتھ پیروی نہیں کرتے۔

تمہارا دوسرا فرض اور ذمہ واری انسان سے متعلق ہے۔ تم بنی نوع انسان کی بھلائی و بہبودی کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ آپ کے تمام خیالات اور اعمال اسی مقصد کے حصول کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ آپ میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ استعدادوں کی نشوونما کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دے اور ان استعدادوں اور قویٰ کو بنی نوع انسان کے فائدہ اور بہتری کے لئے استعمال کریں۔ یہ مشکل ہے مگر ہم سب کر سکتے ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کریں اور مکمل طور پر اس کے ہو جائیں اور اس

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۲۹ امان ۱۳۵۹ ہش ۲۹ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۷۲

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۷ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے۔

"حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے گو بخار میں کمی ہے مگر خون اور قارورہ کے ٹیسٹ سے پتہ لگا ہے کہ کافی انفکشن ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے سدا نوازتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

• ربوہ ۲۷ امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ
۲۹ امان ۱۳۵۹ ہش

غلبۂ اسلام کا ایک اہم ذریعہ اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ باطل کو مٹاتا اور حق کو دنیا میں غالب کر کے رہتا ہے اور حق کے اس غلبہ کو وہ ان لوگوں کے ذریعہ ظاہر کرتا ہے جو ابتداء میں حق کو قبول کر کے اسے غالب کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے کا اپنے خدا سے عہد کرتے ہیں۔

اس غلبہ کے ظہور کے اللہ تعالیٰ نے ازل سے بعض ذرائع مقرر کر رکھے ہیں۔ غلبۂ حق کی جدوجہد میں کامیاب ہونے کے لئے مومنوں کے واسطے اِن ذرائع کو اختیار کرنا اور بروئے کار لانا ضروری ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ذریعہ ہے دلائل و براہین کے ذریعہ اشاعتِ حق کی انتہائی جدوجہد۔ دوسرا ذریعہ ہے آسمانی تعلیم کا عملی نمونہ۔ تیسرا ذریعہ ہے آسمانی نشانوں کا ظہور اور چوتھا ذریعہ ہے طلبِ نصرت کے لئے متضرعانہ دعائیں۔ ان چاروں ذرائع کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور ان کی افادیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ہر ذریعہ اپنی جگہ اہم ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نظر انداز کر کے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیابی ممکن نہیں ہوتی۔ ان میں سے فی الوقت ہم آسمانی نشانوں کے ظہور کی اہمیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیر کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک غلبۂ حق کے ضمن میں آسمانی نشانوں کے ظہور کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ ان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝
(حٰمٓ السجدۃ آیت ۵۴)

ترجمہ:- ہم ان لوگوں کو (یعنی جنہوں نے ابھی تک حق کو قبول نہیں کیا انہیں) تمام اطرافِ عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں (اور خاندانوں) میں بھی۔ یہاں تک کہ یہ (امر) ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔ کیا تیرے رب کا ہر چیز پر نگران ہونا ان کے لئے کافی نہیں؟

اس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ آسمانی نشانوں کا ظہور غلبۂ حق کا ایک نہایت ہی مؤثر ذریعہ ہے۔ کیونکہ جب خدائی نشان ظاہر ہوتے ہیں تو اچھے اچھے مخالفین حق کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور اُن پر حق پورے طور پر آشکار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو احیاء و غلبۂ حق کی غرض سے دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو حسبِ ضرورت اس کے ذریعہ اور اس کی وساطت سے آسمانی نشان ضرور ظاہر فرماتا ہے۔ یہ نشان اطرافِ عالم میں بھی ظاہر ہوتے ہیں اور خود مخالفین حق کے اپنے نفسوں اور خاندانوں میں بھی ان کا ظہور ہوتا ہے اور یہ نشان بہتوں کے لئے قبولِ حق کا موجب بنتے ہیں۔

چونکہ مامور من اللہ کی وساطت سے غلبۂ حق کی ذمہ داری اُس کے متبعین پر بھی عاید ہوتی ہے اس لئے ان کے لئے بھی یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ مامور من اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے آپ کو ایسا بنائیں کہ خدا تعالیٰ حق کو لوگوں پر آشکار کرنے کے لئے ان کے ذریعہ بھی اپنے نشان ظاہر فرمائے تا نشانوں کے مسلسل ظہور کے ذریعہ غلبۂ حق کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے۔ اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کن صفات کے حامل لوگوں کے ذریعہ اپنے نشان ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ بھی اپنے اندر وہی صفات پیدا کر کے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ اور ان کی خاطر بھی نشان ظاہر فرما کر لوگوں پر حق کو اس طور سے آشکار کر دکھائے کہ ان کے لئے قبول حق کے سوا کوئی چارہ نہ رہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کا کہ نشانات کن لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بہت ہی پُر معارف انداز میں جواب دیا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نشانات کس سے صادر ہوتے ہیں؟ اُسی سے جس کے اعمال بجائے خود خوارق کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ مثلاً ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرتا ہے (اسے چاہیئے کہ) وہ ایسی وفاداری کرے کہ اس کی وفا خارق عادت ہو جاوے۔ (اسی طرح) اُس کی محبت، اس کی عبادت خارق عادت ہو۔ ہر شخص ایثار کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے لیکن چاہیئے کہ اس کا ایثار خارق عادت ہو۔ غرض اُس کے اخلاق، عبادات اور سب تعلقات جو وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہے اپنے اندر ایک خارق عادت نمونہ پیدا کریں۔ تو چونکہ خارق عادت کا جواب خارق عادت ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کرنے لگتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ اُس سے نشانات کا ظہور ہو تو اُس کو چاہیئے کہ اپنے اعمال کو اسی درجہ تک پہنچائے کہ ان میں خارق عادت نتائج کے جذب کی قوت پیدا ہونے لگے۔"
(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

اس آخری زمانہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم نہ صرف اعمال صالحہ بجا لائیں بلکہ انہیں خوارق کے درجہ تک پہنچاتے چلے جائیں تا خدا تعالیٰ اسلام کی سچائی کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے ہمارے ذریعہ خارق عادت نشانات ظاہر کرتا چلا جائے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی جو غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے وہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کے علاوہ قدم قدم پر ظاہر ہونے والے تائیدی نشانوں کی مرہون ہے۔ اسلام کے سارے دنیا میں غالب آنے اور غلبۂ اسلام کو اس کے کمال تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ عظیم الشان تائیدی نشانوں کے ظہور کا جو سلسلہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ از سرِ نو شروع ہوا ہے وہ آپ کے سچے اور حقیقی متبعین کی حیثیت سے ہمارے ذریعہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم اپنے اعمال صالحہ کو خوارق کے درجہ تک پہنچانے اور نسلاً بعد نسلٍ پہنچاتے چلے جانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اسی میں غلبۂ اسلام کے عظیم مقصد میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

اعمال صالحہ کو خوارق کے درجہ پر پہنچانے میں ہم محض اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعائیں کریں کہ وہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور پھر خود ہی ہمارے ذریعہ صداقت اسلام کے نشان ظاہر فرمائے اور نسلاً بعد نسلٍ فرماتا چلا جائے اور ان کے مہتم بالشان ظہور کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو تا اسلام جلد دنیا میں غالب آئے اور ہمیں ہماری مراد مل جائے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب آتا دیکھ لیں۔

درخواست دُعا

(۱) میرے بازو کو پہلے سے کافی حد تک افاقہ ہے تاہم ابھی دُعا کی بہت ضرورت ہے۔ بازو میں خم ہے۔ سیدھا نہیں ہوتا۔ درد بھی ہے۔ گھر پر بھی ورزش کرتا ہوں۔ دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت دے تا میں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کر سکوں۔ آمین

بزرگوں عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے مسلسل عیادت اور دُعا کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ تار اور خطوط عیادت فرمائی اور دُعا دی ہے۔ میں سب کا ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ جزاکم اللہ۔

(منیر الدین احمد امام ناصر مسجد گوٹن برگ سویڈن)

(۲) یکم اپریل ۱۹۸۰ء سے فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے زیر اہتمام خاکسار میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔

جملہ قارئین کرام کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دُعا ہے۔

(راجہ عمران احمد خورشید ابن راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورِ جدید میں مادی علوم کے پیدا کردہ فتنوں کا استیصال

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا ایک مہتم بالشان کارنامہ

(مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب ایم-اے)

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احیائے اسلام کے لئے مبعوث فرمایا ہے لیکن چونکہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اور یہ زمانہ عالمگیر تحریکوں اور اتحادِ انسانی کی کوششوں کے اعتبار سے تاریخ عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اس لئے اب الٰہی مصلح کا کام صرف ان خرابیوں کو دور کرنا ہی نہیں جو مذہب اور ان کے ماننے والوں میں مرورِ زمانہ سے پیدا ہوتی رہی ہیں بلکہ دنیوی [illegible] جو غیر الٰہی نظریات پیدا ہو گئے ہیں اور جن کی وجہ سے سائنس اور مذہب کی دیرینہ کشمکش میں اضافہ ہو گیا ان کی اصلاح بھی ضروری ہے تاکہ بھولی بھٹکی دنیا پھر آستانہ الوہیت پر عاجزانہ طور پر جھک جائے کیونکہ اسی میں اس کی نجات ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یقینِ کامل ہے کہ یہ عالمگیر اصلاح اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف دینِ اسلام، تعلیمات قرآن مجید اور سنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ وابستہ کر رکھی ہے۔ چنانچہ اپنی ماموریت کے اعلان پر مشتمل پہلی کتاب فتح اسلام کا اختتام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعلان پر فرمایا:-

"لہٰذا عام طور پر تمام عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریہ اور یہودیوں اور مجوسیوں، دہریوں، برہمیوں اور طبیعیوں اور فلسفیوں اور مخالف الرائے مسلمانوں وغیرہ کو مخاطب کر کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص جو اسلام کی نسبت یا قرآن شریف یا ہمارے سید و مقتدا خیر الرسل کی نسبت یا خود ہماری نسبت ہمارے منصب خداداد کی نسبت ہمارے الہامات کی نسبت کچھ اعتراضات رکھتا ہو تو اگر وہ طالب حق ہے تو اس پر لازم و واجب ہے کہ اعتراضات خوشخط قلم سے تحریر کر کے ہمارے پاس بھیج دے تا وہ تمام اعتراضات ایک جگہ اکٹھے کر کے ایک رسالہ میں نمبروار ترتیب دے کر چھاپ دیئے جائیں اور پھر نمبروار ایک ایک کا مفصل جواب دیا جائے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد
از قادیان ضلع گورداسپور
پنجاب ۱۰ رجمادی الاول ۱۳۰۶ھ"

کسی نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا اور اس التزام کے ساتھ اعتراضات تو نہ بھیجے گئے لیکن بہرحال بنیادی طور پر وہ تمام حقائق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے آپ کی تصانیف میں بیان ہو گئے جن کی روشنی میں ہر قسم کے اعتراضات کا جواب دیا جا سکتا ہے۔ مذہب تو خیر آپ کا اپنا میدان تھا اور اسی کی اصلاح سے ہی تمام شعبہ جات زندگی کی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔ آپ نے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو بتایا کہ وہ کس طرح خود اپنی ان تعلیمات سے دور چلے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے انبیاءؑ کو فرداً فرداً عطا فرمائی تھیں اور پھر جس نے ان سب کو نہایت احسن طور پر ترامیم اور اضافوں کے ساتھ یکجا کر کے اور انسانی ضرورتوں کا لحاظ کر کے قرآن مجید میں جمع کر دیا اور اس طرح اس پاک و مطہر کلام کو تبیاناً لکل شیءٍ بنا دیا لیکن چونکہ اس زمانہ میں مادیت اور مادی علوم کا زور ہے اور مغرب کے فلسفہ اور سائنس نے محیر العقول ترقی کر کے مذہب کی بعض حقیقتوں کو جھٹلانا شروع کر دیا اور عجیب بات ہے کہ یہ علمی ترقی اس مذہب کے ماننے والوں میں رونما ہوئی جنہوں نے اپنے پیشوا سے مادی ساز و سامان کی بہتات کے لئے دعا کرنے کو کہا تھا۔ پس ایسی قوم کی ضلالت اور گمراہی کا علاج بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے حسبِ حال کیا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر سید احمد خان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اب میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں اور بشارت پہنچاتا ہوں کہ اس ناخدا نے جو آسمان و زمین کا خدا ہے زمین کے طوفان زدوں کی فریاد سن لی اور جیسا کہ اس نے اپنے پاک کلام میں طوفان کے وقت اپنے جہاز کو بچانے کا وعدہ کیا ہوا تھا وہ وعدہ پورا کیا اور اپنے ایک بندہ کو یعنی اس عاجز کو جو بول رہا ہے اپنی طرف سے مامور کر کے وہ تدبیریں سمجھا دیں جو طوفان پر غالب آویں ..... وہ خالص اسلام کی کشتی یہی ہے جس پر سوار ہونے کے لئے میں لوگوں کو بلاتا ہوں۔ اگر آپ جاگتے ہو تو اٹھو اور اس کشتی میں جلد سوار ہو جاؤ کہ طوفان زمین پر سخت جوش کر رہا ہے اور ہر ایک جان خطرہ میں ہے اگر آپ انصاف پسند ہوں تو سب سے پہلے آپ اس طوفان کے وجود کا اقرار کر سکتے ہیں بلکہ آپ نے تو کئی جگہ اقرار کر دیا ہے کہ اسلام کی کشتی کو بچانے کا وعدہ جو قرآن کریم میں موجود ہے اُس طوفان اور اس وعدہ کا زمانہ یہی ہے۔ ایسے طوفان کا زمانہ اس امت پر کبھی نہیں آیا جو اب آگیا۔ دنیا نے کبھی علم و مذہب کی وہ لڑائیاں نہ دیکھیں جو اب ہو رہی ہیں۔ کبھی کسی پرانے طبعی اور فلسفہ نے اسلام کا ایسا نقش مٹانا نہ چاہا جو حال کی سائنس مٹانے کی فکر میں ہے ..... پھر آپ اس کے اقرار سے کہاں بھاگ سکتے ہیں کہ وہ پاک وعدہ جس کو پیارے الفاظ ادا کر رہے ہیں کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ وہ انہی دنوں کے لئے وعدہ ہے جو بتلا رہا ہے کہ جب اسلام پر سخت بلا کا زمانہ آئے گا اور سخت دشمن اس کے مقابل کھڑا ہو گا۔ [illegible] طوفان پیدا ہو گا تب خدائے تعالیٰ آپ اس کا معالجہ کرے گا اور آپ اس طوفان سے بچنے کیلئے کوئی کشتی عنایت کرے گا۔ وہ کشتی اس عاجز کی دعوت ہے۔ اگر کوئی سُن سکتا ہے تو سُنے"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ ۱۹۷۰ء صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۲)

اس ضمن میں آپ نے اس حقیقت کو بھی آشکارا کیا کہ دین متین اسلام میں آنے والے مصلح کو کیوں مسیح موعود کہا گیا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اور حضرت عیسیٰؑ کے نام پر اس عاجز کے آنے کا سر یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔ تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمالِ فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا اور اس کی روح سخت جنبش میں آئی اور اس نے زمین پر اپنی ارادت کا ایک مظہر چاہا تب خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کے موافق جو کیا گیا تھا مسیح کی روحانیت اور اس کے جوش کو ایک جوہر قابل میں نازل کیا"۔

(آئینہ کمالات اسلام مذکورہ بالا ایڈیشن صفحہ ۲۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علومِ جدیدہ کی مخالفت مذہبی تعصب یا تنگ نظری کے تحت نہیں کی اور خشک یکطرفہ ہٹ دھرمی کے جوش میں یہ کہہ کر بات نہ ٹالی دی کہ مذہب میں عقل کا دخل نہیں بلکہ خود ان کی عقل کی کم مائیگی ثابت کر کے عقل کے دعویداروں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایمان و عقل کے جوہر پیدا کر کے اور پھر ان کو ہم آہنگ کر کے ہی متوازن زندگی گزارنے کی راہ ہموار فرمائی۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"ان لوگوں نے اپنا منصب صرف اس قدر قرار دیا کہ علل مادیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اسبابِ عادیہ ان چیزوں کے دریافت کرکے نظامِ ظاہری کا ایک سلسلہ قائم کر دیا جائے لیکن قرآن کریم میں روحانی نظام کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل اس کے دوسرے فعل کا مزاحم نہیں ہو سکتا۔ پس کیا یہ تعجب کی جگہ ہو سکتی ہے کہ جسمانی اور روحانی نظام خدا تعالیٰ کی قدرت سے ہمیشہ ساتھ ساتھ رہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام مندرجہ بالا ایڈیشن صفحہ ۹۸)

اگر فلسفی اور سائنسدان صرف عقل کو ہی حقیقت تامہ پر آگاہی اور حق شناسی کے مرتبہ کے لئے کافی سمجھیں تو پہلے عقل کو اس قدر کامل ثابت کرنا ضروری ہوگا کہ یہ اپنے میدان میں ہی یعنی علوم دنیوی پر ہی بکلّی حاوی ہو سکے اور اسی طرح کوئی نہ کوئی شخص اس کامل عقل کا حامل بھی ہونا چاہیئے جس کو اپنے آپ پر کائنات کے سارے راز منکشف ہو جانے کا دعویٰ ہو تو پھر وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کو کسی روحانی نظام کی رہنمائی کی ضرورت نہیں لیکن جب انسان زمان و مکان میں محدود ہے تو اس کے قویٰ بھی محدود ہیں اور عقل بھی اس کے قویٰ کا ایک حصہ ہے وہ بھی محدود ہے۔ ظاہری علم کی دو شاخیں آرٹس (فنون) اور سائنس سمجھی جاتی ہیں جو ایک کا ماہر ہے دوسری شاخ میں وہ طفلِ مکتب ہے اور اس کے رموز نہیں سمجھ سکتا جب تک اسی کے اصول کے مطابق اس کو سمجھنے کی کوشش نہ کرے۔ پس جو امر عقل و فہم سے بالا دکھائی دے اس کو محالات و ممتنعات میں کیوں سمجھا جائے۔ اسی طرح مادی علوم کے پیمانے سے روحانی علوم کو ناپنا اور سمجھنے کی کوشش کرنا ایک ایسی ناانصافی ہے جو ایک صاحبِ علم کو زیب نہیں دیتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وحی و الہام کے منکروں کو یاد دلایا:

"اور یہ کہنا کہ ہم اس طرح پر وحی کو مان نہیں سکتے کیونکہ وہ عقل انسانی کے مافوق ہے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ عقل انسانی اگر ایک ثابت شدہ صداقت کو اپنے فہم و ادراک سے بالاتر سمجھے تو وہ صداقت صرف اس وجہ سے رد کرنے کے لائق نہیں ٹھہرے گی کہ عقل اس کی حقیقت تک نہیں پہنچتی۔ دنیا میں بہتیرے ایسے خواص نباتات و جمادات و حیوانات میں پائے جاتے ہیں کہ وہ تجاربِ صحیحہ کے ذریعہ سے ثابت ہیں مگر عقلِ انسانی کے مافوق ہیں یعنی عقل ان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی اور ان کی حقیقت بتلا نہیں سکتی پس ایسا ہی وہ وحی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہے اور پاک دلوں کو وہ علوم پہنچاتی ہے جو بشری طاقتوں سے بلند تر ہیں۔ پھر جبکہ یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کے ذریعہ قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وحی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہے اور ہم اس دعویٰ کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں۔ پھر آزمائش کے لئے متوجہ نہ ہونا کیا ان لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۷)

عقل کی اس عاجزی اور لاچاری کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دین اپنی صداقتوں کے انسانی سمجھ کے بالا ہونے کے سبب اندھی تقلید چاہتا ہے بلکہ دین ایک ایسی مثبت حقیقت ہے جس کو محض عقل کی بنیاد پر جھٹلایا نہیں جا سکتا اور ساتھ ہی یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عقل کے پاس کوئی ایسی دلیل بھی نہیں جس کا دین جواب نہ دے سکے۔ البتہ جہاں عقل کی نارسائی ثابت ہو جائے وہاں ایمان انسان کو اوہام اور شبہات کی بھول بھلیوں میں نہیں چھوڑتا پہلے فلسفی اس چیستان میں بھٹکتے رہے اور اب سائنس دان کا مقدر بھی یہی ٹامک ٹوئیاں مارنا ہے جیسے پروفیسر سی۔ای۔ایم جوڈ نے اپنی کتاب Guide to Modern thought میں تحریر فرمایا:۔

"غیر شعوری طور پر ماہرینِ فزکس (طبیعیات) اپنے مطلب کی فلسفیانہ موشگافیاں کرتے رہتے ہیں جو یقیناً ان کی طبیعیاتی تحقیقات کے مقابلہ میں کم تر درجہ کی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض نہایت بلند پایہ شخصیتیں بھی آج ان غلطیوں کا شکار ہوتی دکھائی دے رہی ہیں جن سے تین سو سال قبل فلسفی حضرات دوچار تھے اور جب سے اب تک انہی میں غلطاں اور پیچاں نظر آتے ہیں بہرحال نمایاں طور پر اب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جدید فزکس نظریاتی اور تصوراتی حقائق کی طرف مائل ہو رہی ہے اور اس امر کی نشاندہی ضرور کر رہی ہے کہ کائنات کے عقدوں کا ایک حل وہ بھی ممکن ہے جو مذہب پیش کرتا ہے گو ابھی اس کو اس کی ضرورت نہیں پڑی۔" (صفحہ ۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پروفیسر جوڈ سے بھی چالیس سال قبل اپنی تصنیف چشمۂ معرفت میں تحریر فرمایا:۔

"اگرچہ نادان فلاسفروں نے بہت ہی زور لگایا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام کی پیدائش کو اپنے سائنس یعنی طبعی قواعد کے اندر داخل کر لیں اور ہر ایک پیدائش کے اسباب قائم کریں مگر سچ یہی ہے کہ وہ اس میں ناکام و نامراد رہے ہیں.... ہمیشہ ان کے خود تراشیدہ خیالات میں تغیّر تبدل ہوتا رہتا ہے... تمام مدار ان کا اپنی عقل اور قیاس پر ہے اور خدا سے کوئی مدد ان کو نہیں ملتی اس لئے وہ تاریکی سے باہر نہیں آسکتے اور درحقیقت کوئی شخص خدا کو شناخت نہیں کر سکتا جب تک اس حد تک اس کی معرفت نہ پہنچ جائے کہ وہ اس بات کو سمجھ لے کہ خدا کے بے شمار کام ایسے ہیں کہ جو انسانی طاقت اور عقل اور فہم سے بالاتر اور بلند تر ہیں... الخ جو اپنی تجلی سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔"

(چشمہ معرفت شائع کردہ نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صفحہ ۲۸۱)

اصل خرابی یہی ہے کہ فلسفہ اور سائنس نے انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی میں بھی ایک عرصہ تک مادہ اور عقل انسانی کو ہی کائنات کا راز سمجھنے کا ذریعہ بنائے رکھا مگر جب تک مادہ کو روحانی نظام کے تابع نہ کیا جائے اور عقل کو الہام کی روشنی میسر نہ آئے یہ دونوں ہی اپنی زوال پذیر خصوصیات اور محدود صفات کی وجہ سے ناقابلِ اعتبار ہیں۔ پس اس سلسلہ میں فلاسفروں کی عقل اور ماہرینِ فزکس کے اجسامِ ارض و سما کی تحقیقات ایک دوسرے کی ممد و معاون بن کر بھی انسان کو کائنات کے رموز و غوامض کو سمجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں کیوں؟ پروفیسر جوڈ اس سوال کا جواب اپنی اسی کتاب میں جس کا حوالہ اوپر دیا گیا یوں دیتے ہیں:۔

"چاہے ماہرینِ فزکس اپنا اندازِ فکر فلسفیانہ بنا لیں اور خواہ فلسفی فزکس کے تجربات و مشاہدات کے نتائج کو اپنا بھی لیں تب بھی قدیم سربستہ عقدہ ہائے کائنات اور زندگی کے حقائق کو سمجھنے کے لئے ایک اور ہی زاویۂ نگاہ کی ضرورت رہے گی جو جدید شواہد کی روشنی میں تحقیق کی ایک نئی بساط بچھا کر ہی حاصل ہو سکتا ہے" (صفحہ ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف چشمۂ معرفت کے محولہ بالا اقتباس کے مطابق فلسفہ و سائنس میں جو تغیر و تبدل ہوتے رہتے ہیں آج مادہ اور عقل جن پر سائنس کے تجربوں کا مدار تھا خود اسی کی بدولت کیا سے کیا ہو گئے۔ پروفیسر جوڈ مادہ کی موجودہ کیفیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"آج مادہ کی یہ بنیاد کہ اس کو ایک یقینی، عام فہم اور مضبوط وجود سمجھا جائے مٹ چکی ہے۔ جدید دور میں مادہ رفتہ رفتہ اپنی حیثیت کو کھوتے ہوئے غیر مرئی ہو جاتا ہے۔ وہ اس کائناتِ زمان و مکان میں بطور ایک بوجھ کے ہے یا پھر تیزی سے بڑھتی ہوئی ایک برقی رَو۔ گویا ایک ایسی امکانی لہر جو غیر متوازن طور پر مائل بہ نیستی رہتی ہے۔ عموماً مادہ ایک ایسی غیر مادی کیفیت میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کا اپنا وجود بس دوسرے متاثرہ وجودوں کے احساسات اور تصورات کی ہی ایک مرہونِ پیش کش بن جاتا ہے۔"

(صفحہ ۱۹)

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقدّس کفن نئی تحقیق کی روشنی میں

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

دُنیائے عیسائیت میں ایک چودہ فٹ تین انچ لمبی چادر ٹورین (اٹلی) کے گرجا گھر میں ہے۔ اسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہا جاتا ہے۔ "پانچویں انجیل" کا نام بھی اسے دیا گیا۔ فوٹوگرافی کی ایجاد سے پندرہ سو سال پہلے اس چادر میں ایک مکمل منفی عکس موجود ہے۔ ایک مصلوب پر کیا گزری؟ یہ "تصویرِ درد" ہے۔ ہر نشان کسی تکلیف کا آئینہ دار ہے۔ کفن کے ماہرین کا یہ پرانا مطالبہ ہے کہ چادر کی عمر متعین کرنے کے لئے کاربن ۱۴ کا تجزیہ ضروری ہے۔ اس میں چند انچ کپڑا ضائع ہوتا ہے کفن کے کسٹوڈین اور چرچ اس پر آمادہ نہیں۔ اس کے علاوہ ہر امتحان میں سے کفن گزر چکا ہے۔ عصرِ حاضر کے علماء دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ماہرین کے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ ان کا ثبوت کفن پر "خونِ رواں" کے دھبے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خون کا دباؤ یکساں جسم میں موجود ہے اور عروقِ بدن میں خون برابر دوڑ رہا ہے۔ دوسرا گروپ کہتا ہے کہ یہ ایک مردہ کی تصویر ہے۔ بعض سائنس دان اس خیال کے حامی ہیں کہ جب تک کاربن ۱۴ نہیں ہو جاتا ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ رداءِ کفن دو ہزار سال پہلے کی ہے۔ کفن پہ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں امریکہ کے چوٹی کے سائنسدانوں نے نئی ایجادات کی مدد سے جو ریسرچ کی ہے اس کی تفصیل منظرِ عام پر آنے والی ہے رداءِ کفن کیا ہے؟ ایک تصویرِ درد جیسے کہہ رہی ہو کہ

خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری۔

۱۹۷۸ء اس لحاظ سے بڑا اہم ہے کہ۔

◉ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں رداءِ کفن کی نمائش ہوئی۔ زیارتِ عام میں لاکھوں انسانوں نے اسے بچشم خود دیکھا۔

◉ امریکی سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے چھ دنوں میں کُل ایک سو بیس گھنٹے اس پر کام کیا۔ کاربن ۱۴ کے علاوہ ہر قسم کے ٹیسٹ، ایکسرے اور فوٹوگراف لئے گئے۔

◉ ۱۹۷۸ء میں کفن پر ایک دستاویزی فلم THE SILENT WITNESS کی نمائش ہوئی جس کے آخر میں پریس کانفرنس ہے۔ اس میں اس بات کا بھی تذکرہ ہوا کہ خونِ رواں کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ مصلوب فوت نہیں ہوا تھا لیکن اس کی طرف ایک اشارہ ہی تھا منظر بدل گیا دوسری باتیں شروع ہوگئیں۔ جون ۱۹۷۸ء میں کسرِ صلیب کانفرنس لندن میں منعقد ہوئی۔ انہی ایام میں لندن میں اس فلم کی نمائش ہو رہی تھی۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ بہت عمدہ فلم ہے لیکن ایک اہم نظریہ کو چند لمحات دیئے گئے۔ اس طرح اس موضوع سے انصاف نہیں ہوا۔

◉ ۱۹۷۸ء میں کفن کے ایک محقق اور ماہر اور عالم Ian Wilson نے "دی ٹورین شراؤڈ" (The Turin Shroud) کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ صاحب موصوف ان علماء میں سے ہیں جو کفن پر تحقیق کے سلسلہ میں نامزد ہوئے اور امریکی ٹیم کے ساتھ ایک عالمی گروپ (۴۵ افراد پر مشتمل) کی صورت میں ٹورین گئے۔ متذکرہ بالا فلم کا سکرپٹ بھی آپ نے لکھا۔ صاحب موصوف نے کتاب میں چرچ کے نقطۂ نظر کی نمائندگی کی کہ حضرت مسیحؑ کفن میں مردہ تھے اور زندہ ہو کر نکلے۔ زندہ ہونے پر بدن سے برقیات کا فوارہ چھوٹا Radiation کے باعث تصویر بن گئی۔ یہ ہے صاحب موصوف کا نظریہ۔

◉ جون ۱۹۷۸ء میں کسرِ صلیب کانفرنس کے ہفتہ میں ایک بہت عمدہ کتاب لندن، نیویارک اور ملبورن سے بیک وقت شائع ہوئی نام ہے The Testimony of the Shroud جس میں تجزیۂ خون کے عدالتی ماہرین کی تحقیق پیش کی گئی۔ کفن میں خون کے دھبوں کی ہم آہنگی اور یک رنگی بتاتی ہے کہ درجہ حرارت موجود تھا اور سارے بدن میں یکساں تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ قوما کی حالت میں تھے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کفن سے نکل کر کہاں گئے۔ اس سوال کا جواب اس کتاب میں موجود ہے۔ یسعیاہ نبی کی پیش گوئی میں ہے کہ آنے والا مسیحا موت کے منہ میں سے نکل کر طویل عمر پائے گا اور اولاد در اولاد دیکھے گا۔

کتاب کے آخر میں یہ پیش گوئی درج ہے دوسرے ممالک کے علاوہ پاکستان کے علاقہ میں حضرت مسیحؑ کے آنے کی روایت موجود ہے۔ اس بات کا بھی ذکر ہے۔

ایک حیرت انگیز انکشاف سہ ابعادی فوٹوگرافی کی مدد سے ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ آنکھوں کے اوپر کوئی سکہ نما کاغذ چسپاں ہے۔ بات بہت سادہ ہے کہ تیز مرہموں کے سرایت کر جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے آنکھوں کو پورے طور پر بند کر دیا۔ چادر بجائے خود طبی Treatment کا حصہ تھی اس لئے آنکھوں کو بچانا ضروری تھا۔ مُردہ سمجھنے والے رسمِ تدفین میں قدما کے توہمات کی طرف لپکے آنکھوں پر سکہ نما چیز چپکا دی گئی کہ مُردہ آخری منزل کی راہوں کو دیکھ نہ پائے۔ گویا یوسف آرمتیا، حکیم نقادیمس اور حواری کسی توہم میں مبتلا تھے؟ قرنِ اوّلیٰ کے نصاریٰ کی ۴۲ سُریانی نظموں کا انکشاف ہوا۔ بعض میں حضرت مسیح علیہ السلام بول رہے ہیں۔ ان میں یہ ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک جامہ میں مجھے زندہ کر دیا اور میری بیماری مجھ سے دُور ہوگئی۔ اس کپڑے یا جامے سے مراد رداءِ کفن ہے۔ یہ بات معنی خیز ہے۔

پھر یہ امر بھی قابلِ غور و فکر ہے کہ اگر مُردہ سمجھا جائے تو تصویر کا آنا محال ہے درجنوں لاشوں پر تجربہ کر کے دیکھ لیا۔ تعذیب کے باعث یا جسم کے ٹشو برباد ہو جانے کی وجہ سے زندہ جسم سے بے پناہ یوریا کے اخراج اور اس سے ایمونیا بخارات کے نکلنے کا احتمال ہے۔ کفن ایلوے کے عرق میں بسا ہوا تھا۔ اس نے فوٹو پلیٹ کا کام دیا۔ اب صرف ایمونیا بخارات کی ضرورت تھی۔ نعش سے بخارات کا نکلنا محال ہے صلیبی تعذیب میں اگر کوئی زندہ بچ جائے، اس کے جسم کو ملفوف کر دیا جائے تو ایمونیا بخارات کا پیدا ہونا قرینِ قیاس ہے۔ لہذا ایک مکمل منفی سہ ابعادی تصویر کا اُتر آنا آئینہ دار ہے اس امر کا کہ حضرت مسیحؑ صلیبی موت سے بچ گئے تھے۔ قوما کی حالت میں تھے۔ چادر دراصل چارہ گر تھی۔ جب آپ کا علاج مکمل ہو گیا۔ آپ پورے طور پر شفایاب ہو گئے تو یروشلم سے ہجرت کر گئے۔

امریکی سائنس دان اس کوشش میں ہیں کہ صاحبِ کفن کو بے جان ثابت کیا جائے۔ بے جان کی تصویر کیسے آ گئی؟ لاشوں پر تجربے ناکام ہو چکے ہیں۔ لاش کا درجۂ حرارت یکساں نہیں ہوتا۔ خون کا دباؤ ختم ہو جاتا ہے۔ خون کے دھبوں میں حیرت انگیز ہم آہنگی ہے۔ عدالتی ماہرین کہتے ہیں کہ "قوما" تھا۔ قرنِ اوّل میں جسے موت کہتے تھے بیسویں صدی کی میڈیکل سائنس میں ضروری نہیں وہ موت ہو۔ اس نظریہ کے سائنس دان اور علماء بھی ہیں جو مُردہ نہیں سمجھتے۔ ان کی تعداد تھوڑی ہے۔ کفن دُنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے۔ یہ بحث جاری ہے اور جاری رہے گی۔ بہر کیف جماعت احمدیہ کے نظریہ کی بُنیاد کفن نہیں ہے۔ وہ اس کے بغیر بھی مکمل ہے۔ صلیبی موت سے نجات ایک حقیقتِ ثابتہ ہے۔ رداءِ کفن ایک اضافی شہادت ہے۔ کسرِ صلیب کی تحقیق اس کے بغیر بھی مکمل ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

"کوشش کرو کہ اگلی نسل مضبوط ہو اور اسلام کو پھیلائے۔ اس وقت عیسائیت کا غلبہ ہے مگر رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے بڑے نبی اور نجات دہندہ ہیں"

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

			رقم	روپے
مکرم	چوہدری مجید احمد صاحب احمد برادرز ریلوے روڈ ربوہ			
//	طاہر احمد صاحب طاہر گولڈ سمتھ گول بازار ربوہ		۲۳٫۰۰	//
//	نعیم احمد صاحب آئس کریم فروش	//	۴۳٫۰۰	//
//	حکیم عبدالسمیع صاحب حامی رضوان دواخانہ	//	۵۲٫۰۰	//
//	مہر خان صاحب چائے فروش	//	۱۵٫۰۰	//
//	ماسٹر سردار محمد صاحب ٹیلر	//	۱۲٫۰۰	//
//	ماسٹر عبدالستار صاحب ٹیلر	//	۱۰٫۰۰	//
//	قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز	//	۵۳٫۰۰	//
//	صوفی محمد حسین و عبدالحمید صاحبان پھل فروش	//	۳۲٫۰۰	//
//	سعید احمد صاحب	//	۲۸٫۰۰	//
//	ناصر احمد صاحب	//	۱۰٫۰۰	//
//	محمد صادق ندیم بک ڈپو	//	۴۹٫۰۰	//
//	عبدالعزیز صاحب عزیز لانڈری ورکس	//	۱۳٫۰۰	//
//	ماسٹر غلام رسول صاحب ٹیلر	//	۱۲٫۰۰	//
//	عبدالکریم صاحب آئرن مرچنٹ	//	۱۲٫۰۰	//
//	عبدالحکیم صاحب حلوائی	//	۱۱٫۰۰	//
//	رانا محمد الدین صاحب ہیئر ڈریسر	//	۱۲٫۰۰	//
//	رانا محمد حفیظ صاحب	//	۱۲٫۰۰	//
//	محمد رفیق صاحب پردیسی	//	۲۴٫۰۰	//
//	عبدالواسع صاحب شاہد منیاری فروش	//	۱۳٫۰۰	//
//	محمد اشرف صاحب میٹ فروش	//	۲۲٫۰۰	//
//	عبدالستار صاحب بوٹ میکر	//	۱۰٫۰۰	//
//	محمد اسماعیل صاحب بوٹ میکر	//	۱۸٫۰۰	//
//	تنویر احمد صاحب تنویر فوٹو سٹوڈیو اقصیٰ روڈ ربوہ		۱۰۹٫۰۰	//
//	قریشی نذیر احمد صاحب نصرت دواخانہ	//	۱۱٫۰۰	//
//	چوہدری سیف الرحمن صاحب لبیک کریانہ سٹور	//	۱۴٫۰۰	//
//	مرزا سعید بیگ صاحب مشہور دواخانہ	//	۱۴٫۰۰	//
//	خواجہ محمد جمیل صاحب خواجہ جنرل سٹور	//	۱۳٫۰۰	//
//	حافظ عطاء الغنی صاحب اعزاز برادرز جنرل سٹور	//	۱۸٫۰۰	//
//	مشتاق احمد صاحب پبلک جنرل سٹور	//	۱۲٫۰۰	//
//	چوہدری عبدالقدیر صاحب چیمہ	//	۱۴٫۰۰	//
//	خالد و ادریس صاحبان گھڑی ساز	//	۶۴٫۰۰	//
//	شیخ نذیر احمد صاحب نیشن بلال اسٹیٹس	//	۳۵۰٫۰۰	//
//	مستری عبدالغنی صاحب فرنیچر میکر	//	۱۳٫۰۰	//
//	عبدالستار صاحب ناصر سائیکل ورکس	//	۵۵٫۰۰	//
//	فقیر محمد صاحب کشمیر ہوٹل	//	۳۲٫۰۰	//
//	محمود احمد صاحب چائے فروش	//	۱۵٫۰۰	//
//	محمد صدیق صاحب بوٹ میکر	//	۱۱٫۰۰	//
//	عزیز احمد صاحب چائے فروش	//	۱۲٫۰۰	//
//	شریف احمد صاحب پان فروش شیزان	//	۵۲٫۰۰	روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تمام لجنات شعبہ تربیت کی رپورٹ لائحہ عمل کے مطابق بھیجیں،

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

غلبۂ اسلام میں مالی قربانیوں کے ذریعہ انصار اللہ کا حصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے اس (جماعت احمدیہ کو) اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے۔

پس یہ وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے مطابق ہم عمل کریں گے اور انشاء اللہ اسلام کو ساری دنیا پہ غالب کرکے دم لیں گے۔"

اس میں حضور نے گو تمام جماعت کے افراد کو مخاطب فرمایا ہے مگر انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے نیک نمونہ سے غلبہ اسلام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور نئی پود کی مالی قربانی اور دوسری قربانیوں میں راہنمائی کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ مرحومہ حبیبہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ شہر جو عرصہ پانچ چھ ماہ سے بعارضہ ضعف قلب صاحب فراش تھیں۔ حالت قلب کبھی کبھار اچھی ہو جاتی رہی لیکن دوران بیماری صحت بہت کمزور ہوتی چلی گئی۔ آخری حملہ دو چار یوم قبل ہوا اور فوری طور پر C.M.H کھاریاں چھاؤنی بغرض علاج داخل کیا گیا جہاں ۸۰-۳-۹ بروز اتوار بوقت ساڑھے چھ بجے شام اس دنیائے فانی سے منہ موڑ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑا بیٹا عزیزم تنویر احمد عرصہ تین چار سال سے بغرض تعلیم پاکستان سے باہر گیا ہوا ہے۔ مرحومہ کی عمر بوقت وفات پچاس سال کے قریب تھی۔ ہمشیرہ مرحومہ بہت سی صفات حسنہ کی مالکہ تھیں۔ غریب پرور، پرہیزگار، پابند صوم وصلوٰۃ، مہمان نوازی کی صفات قابل ذکر تھیں۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ مرحومہ کے بچوں اور سوگوار خاوند کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مسعود احمد سوہاوی پنشنر صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ)

مطالعہ الفضل برائے لجنات

مطالعہ الفضل آپ کی علمی ترقی کا ضامن ہے۔ خود خریدار بن کر مطالعہ کیجیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیجیے۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے والد مکرم مستری عطاء اللہ وڑہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سروعہ ضلع شیخوپورہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میری والدہ محترمہ اور میری بیوی بھی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (عبدالکریم قدسی لاہور)

(۲) مکرم بھائی لعل دین صاحب ساکن کوٹ احمدیاں ضلع بدین سندھ عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار رہیں ۲ ماہ ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر واپس آگئے ہیں گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ناصر احمد باجوہ کوٹ باغ دین۔ ضلع بدین سندھ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے (نظارت بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم بلال محمود اختر سلمہ اللہ آف امریکہ کا نکاح مورخہ ۸-۲-۸۰ محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر لاہور میں بعوض ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ نادرہ نیلوفر بنت مکرم کارپنٹر کوپلینڈ صاحب آف امریکہ کے ساتھ پڑھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ جنوری ۱۹۸۰ء کو عزیزہ نادرہ کی بیعت قبول فرمائی تھی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو اسلام اور احمدیت پر قائم رکھ کر بہترین خدمات کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔ مورخہ ۹/۲/۸۰ کو دعوت ولیمہ میں لاہور کے معزز غیر از جماعت افراد کے علاوہ جماعت احمدیہ لاہور کے احباب کی ایک بڑی تعداد نے بھی شرکت فرمائی۔

محمود احمد سنوری
ابن
قدرت اللہ صاحب سنوری
معرفت حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری
ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پرتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳، فیروز پور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور
فون نمبر:- ۴۱۰۶۱۷

فون ملز ۲۷۹۴۶ ⋄ فون آفس ۲۳۴۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ
فیصل آباد
امپورٹر ——— ایکسپورٹرز
لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین
جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند
آفس
منڈی گلی ریل بازار
فیصل آباد

شمالی علاقہ کی مشہور دکان
الفردوس شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے
ہول سیل کی
ایک نئی شاخ
الفردوس شال ہاؤس
۲۴۔ اتحاد بازار۔ اعظم کلاتھ مارکیٹ
لاہور

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے لائق صد اعتماد ادارہ
فون نمبر ۴۱۶۶۴
الکیمسٹ
EL-KEMISTS.
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹ برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن، پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی اور آئل اینڈ گیس ڈیویلپمنٹ کارپوریشن۔
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۳۵۱۶

الوار برادرس جنرل اسٹور
مین بازار ڈرگ کالونی، کراچی ۲۵
جنرل اسٹور کا تمام سامان
نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر:- ۵۲۶۲۳

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک منٹگمری لاہور
فون نمبر پبلک کال آفس ۳۱۶۶۳

افزائش جسم کورس
BODY BUILDING COURSE
خون افزا ٹکیاں (BLOOD TONIC TABS) ۸۰ عدد ۱۰/-
عظم افزا ٹکیاں (BONE TONIC TABS) ۸۰ عدد ۱۰/-
بھوک افزا کیپسولز (APPETIZER CAPS) ۱۰ عدد ۵/-
ایک ماہ کا کورس ۲۵/-
نصف کورس ۱۵/-
ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/-
کیمرج میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر لجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

ٹویوٹا
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸۔ تبت سنٹر۔ بندر روڈ۔ کراچی
فون نمبر ۷۲۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
فون ۵۴۳

گھانا کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

—— بقیہ صفحہ اوّل ——

کے حقیقی بندے بن جائیں۔
مَیں اس پیغام کو دلی دعاؤں کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حقیقی احمدی بنائے اور وہ سب کچھ عطا کرے جس کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے پیرو کاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔

والسلام

دستخط۔ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح

ربوہ ۱/۸۰ ۱

دعائے خاص

مکرم شیخ سعید اللہ صاحب ابن شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم آف فیصل آباد فضل عمر ہسپتال میں ایک کمرہ برائے ایمرجنسی مریض تعمیر کروا رہے ہیں۔ اس کمرہ پر جو خرچ ہوگا۔ ان کی والدہ صاحبہ اپنے خاوند مرحوم مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب اور اپنے بیٹے مکرم شیخ لطف اللہ صاحب مرحوم کی طرف سے ادا فرمائیں گی۔

اللہ تعالیٰ مکرم شیخ سعید اللہ صاحب اور ان کی والدہ صاحبہ اور ان کے عزیز و اقارب پر بے شمار برکتیں نازل فرمائے اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور رزق حلال سے مالا مال کرے۔ نیز ان کے والد صاحب مرحوم اور ان کے بھائی شیخ لطف اللہ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین — احباب جماعت سے خصوصی دعا کی تحریک ہے خاکسار بھی ان کے لئے باقاعدگی سے دعا کی توفیق پاتا ہے۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر ربوہ)

شکریہ احباب

مکرم ڈاکٹر کرنل محمد رمضان صاحب اپنی آنکھ کے علاج کی غرض سے انگلینڈ تشریف لے گئے تھے۔ آپ کی بائیں آنکھ میں DETACHMENT OF RETINA کی تکلیف تھی۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ دائیں آنکھ میں بھی TEAR ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں آنکھوں کے کامیاب اپریشن و علاج کے بعد مکرم کرنل صاحب واپس آچکے ہیں احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ (عبدالباسط مبلغ انچارج زیمبیا)

ربوہ اور مضافات ربوہ میں
سکنی، زرعی، رہائشی مکان، کوٹھی و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے اپنے قابل اعتماد ادارہ کو — خدمت کا موقعہ دیں
انشاء اللہ آپ کا اعتماد بحال رہے گا۔
فضل عمر پراپرٹی ڈیلر
برکس سپلائیرز
نزد ریلوے پھاٹک مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دفتر:- نمبر ۶۴۰
فون رہائش:- نمبر ۵۴۰

فون نمبر ۳۸۲۲
سرگودھا میں ہر قسم کی جائیداد اور موٹر گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لئے
"الحمرا اسٹیٹس"
۶۹۹ اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
پروپرائٹرز۔ خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

جدید سہولتوں سے آراستہ
ربوہ کی واحد آئس فیکٹری
باموقعہ چالو حالت میں قابل فروخت ہے،
نیز ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے رجوع فرمائیں۔
ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
رحمت بازار ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر:- ۵۲۱
رہائش:- ۴۳۱

فوری ضرورت ہے،
گھریلو ملازم جو کھانا پکانا جانتا ہو ضرورت مند صدر حلقہ یا امیر صاحب ضلع کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لاویں۔
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت — کیلئے —
بہترین، با اعتماد، محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت۔ خدمت اور شرافت ہے وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔
راجپوت پراپرٹی ڈیلر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر ۶۲۶۹۱۵ گھر فون ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید سہولتوں سے آراستہ
رائس شیلر
ربوہ میں باموقعہ چالو حالت میں قابل فروخت ہے۔ رجوع فرمائیں
ندیم کنسٹرکٹر اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
ریلوے روڈ ربوہ
فون ۵۲۱ ÷ رہائش ۴۳۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴